بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

لبرل ازم اور سیکولرازم کے بڑھتے سائے اور دینی قیادت کا امتحان

جڑوں میں بیٹھ جانا......جڑ پکڑنا ......جڑ کاٹنا......جڑ سے اکھاڑ پھینکنا......وغیرہ

اردو میں یہ محاورے عام ہیں اور روزمرہ کی گفتگو میں مستعمل بھی......عربی میں بھی قطعِ دابر وقطع الدبر جڑ کاٹنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے......اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس محاورے کو شدتِ غضب کے لئے بھی استعمال کیا ہے ارشاد ہے......فقُطِع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین......(الانعام ۴۵) یعنی جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی......الخ

ایک اور جگہ فرمایا وقَطعنَا دابِر الذین کذبوا باٰیاتنا وما کانوا مؤمنین (الاعراف ۷۲) اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی......الخ

غزوہ بدر کے حوالہ سے کفار کو ضرب کاری لگانے کے اپنے ارادہ کو ان الفاظ سے ظاہر فرمایا : ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین (الانفال ۷) اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے......الخ

وقضینا الیہ ذلک الامر ان دابر ھؤلاء مقطوع مصبحین (الحجر ۶۶) اور ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ہی ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی۔الخ

علامہ ابن منظور افریقی نے لسان العرب میں لکھا ہے :قطع اللہ دابرھم ای آخر من بقی منھم ......

......کہتے ہیں کسی طبیب کے پاس ایک مریض نے پیٹ درد کی شکایت کی ،تو طبیب نے سرمہ اور سلائی منگا کر اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا دیا......مریض نے حیرت زدہ ہوکر پوچھا حکیم

صاحب درد تو میرے پیٹ میں ہے علاج آپ میری آنکھوں کا کر رہے ہیں، تو طبیب نے کہا کہ اگر آنکھیں صحیح ہوتیں تو تم جلی روٹی نہ کھاتے جلی روٹی کھانے سے تمہارے پیٹ میں تکلیف پیدا ہوئی۔قدیم اطباء حقیقتاً "حکیم" ہوا کرتے تھے اور ان کی طب ان کی حکمت سے چلتی تھی......لوگوں نے بعد میں طبابت ہی کو حکمت سمجھ لیا اور اسی کے سیکھنے سکھانے کے در پے ہوئے اور وہ جو اصل حکمت ،حکمتِ بالغہ تھی اس کے موتیوں سے دامن خالی کر بیٹھے......اب جو نئے آزار قوم میں پیدا ہو رہے ہیں ان کی کیفیت بھی یہی ہے کہ حکمت نہ ہونے کے سبب ہم ان کا علاج طبابت سے کرنا چاہتے ہیں اور جو بھی علاج کرتے ہیں سود مند ثابت نہیں ہوتا.......... بلکہ بسا اوقات تو مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

توہین رسالت کی بات ہو، یا توہین قرآن وسنت کی ، شعائر اسلامی کی اہانت کا معاملہ ہو یا حرمین شریفین کے تقدس کا......معاشرتی برائیوں میں روز افزوں اضافہ کی بات ہو یا سائبر کرائمز کی......غیرت کے نام پر قتل کی بات ہو یا بے غیرتی کی انتہا ہونے پر قتل کئے جانے کی، سیلابِ فحاشی وعریانی کا مسئلہ ہو یا کالجز واسکولز میں بڑھتی ہوئی بے شرمی کے طوفان کا......اگر محرک تلاش کیا جائے تو سب کا ایک ہی ہے اور وہ پردے کے پیچھے چھپا ہوا سیکولرز جو بولڈنیس (Boldness) اور لبرل ازم کے نام سے کام کرتا ہے جس کا نعرہ آزادی اظہار رائے ہوتا ہے اور جس کا سلوگن ...... بول کہ لب آزاد ہیں تیرے ...... جیسا ہوا کرتا ہے وہ تیزی سے ہمارے مسلم معاشرے کو بگاڑنے اور اسلامی اقدار کی جڑ کاٹنے پر تلا ہوا ہے۔

ہمارے سیدھے سادے علماء کرام اور مذہبی تنظیموں سے وابستہ لوگ جب بھی لبرل ازم کے کسی شاخسانے کا شکار ہوتے ہیں یا سیکولرزم کا کوئی بڑا بلنڈر سامنے آتا ہے تو اس کے خلاف نعرہ زن ہو کر کچھ دیر کو سڑکوں پہ اٹھکیلیاں کرنے نکلتے اور کچھ اپنے ڈرائنگ روم ہی سے بیان جاری فرما کر حقِ اسلام ادا فرماتے ہیں......کچھ کو اس تازہ عنوان پر چند دن جلسے کرنے کرانے کا موقع مل جاتا ہے جس سے وہ سادہ لوح عوام کے اعصاب پر سوار رہتے ہیں ......اور پھر؟ پھر کسی نئے ایشو کا انتظار ہونے لگتا ہے......

یہ سلسلہ برسوں سے جاری ہے ، دوسری طرف سیکولرزم ملک کی نظریاتی اساس کو گھن کی طرح چاٹنے پر لگا ہوا ہے۔ اور اسلامی نظریات کو ہر سطح سے اور بالخصوص تعلیمی اداروں سے جڑ سے

اکھاڑ پھینکنے کا کام تیز تر بنیادوں پر کررہا ہے، گزشتہ دنوں خبر آئی کہ اسلام آباد کے ایک کالج میں جوان بچیوں نے اپنے کپڑوں پر ایسے دھبے لگائے جیسے ایام حیض میں لگ جایا کرتے ہیں ، اوروہ سازوسامان جو مخصوص دنوں میں عورتوں کو غلاظت سے حفاظت کے لئے پہننا ہوتا ہے اسے ایک دیوار پر آویزاں کرکے تصاویر لی گئیں اور کیپشنز میں لکھا گیا کہ آخران چیزوں کو مخفی کیوں رکھا جائے؟ ان لڑکیوں نے اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ تصویریں بنوائیں...... یہ سب کچھ خود بخود نہیں ہوگیا ، یقیناً اس کے پیچھے ان کی کسی سو کالڈ لبرل خاتون ٹیچر کا ہاتھ اور خود پرنسپل کا ہاتھ بھی ہوسکتا ہے ۔مگر اصل کام اس سیکولر ذہن کا ہے جو پردے کے پیچھے چھپا بیٹھا ہے......اور تعلیمی اداروں میں جڑ پکڑ رہا ہے ......کراچی کی ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں طلبہ وطالبات کے ایک پروگرام میں ایسی قبیح حرکتیں کی گئیں کہ دیکھنے والے بھی شرما گئے ۔انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں ایک نمائش میں اسرائیل کا اسٹال لگا اور نشاندہی پر اسے ہٹایا نہیں قائم رکھا گیا اور جب کسی اسلام پسند اخبار نویس نے اس کا تذکرہ کیا تو اس کی وضاحت کی گئی اور اصل ذمہ داران کی جانب سے معذرت پھر بھی سامنے نہیں آئی......

وہ ایک لڑکی جو برملا کہتی پھرتی تھی کہ وہ بولڈنیس کو فروغ دے رہی ہے، کسی سے ڈرتی ورتی نہیں ،اور ہم جنس پرستی کو برا نہیں سمجھتی ،جس کے والدین کو صرف اتنا پتہ تھا کہ اس کے پاس ایک خوبصورت سا موبائل فون ہے اور بس ......اس نے اس موبائل فون سے کتنے لوگوں کو موبالائز کیا اور سیلفیز بنا بنا کر ٹوئیٹر پر اور سوشل میڈیا پر اس طرح ڈالیں کہ ہرروز کسی نئے پرستار کے ساتھ چپکی نظر آئے ، یہاں تک کہ بعض مفتی کہلانے والے بھی اس کی دلفریبی کا شکار ہوگئے ۔ اسے ہمارے میڈیا نے خوب اسپیس دیا اور اس کی پذیرائی کے لئے ہرروز کسی نہ کسی ٹاک شو میں اسے بلوایا گیا......ایک اوّر ماڈل جو بہت سے بڑوں بڑوں کے کام آئی اور جس نے بہت سوں کی دولت سمندر پار پہنچانے میں گھناونا کردار ادا کیا......وہ جو رنگے ہاتھوں کرنسی اسمگلنگ میں پکڑی گئی ، اسے ہماری ایک عدالت کے ایک معزز جج صاحب معصومہ قرار دیتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ سب لوگ ایک معصوم لڑکی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں اس بے چاری کا کیا قصور ہے اس نے کیا کیا ہے؟ جی ہاں جسٹس صاحب اس بے چاری نے کچھ نہیں کیا ،کیا تو لبرل ازم اور سیکولرزم نے ہے جس نے اسے ہرروز بن سنور کر کسی بڑے کی بیٹھک تک پہنچنے کی جرأت عطا کی ہے ......اور پھر شمع محفل وجانِ محفل بنایا تا آنکہ محفلیں لوٹتے لوٹتے اس نے دل لوٹ لئے اور دلوں کا اعتماد لوٹ کر کرنسی سے لانچیں اور کشتیاں

بھر بھر کر بیرون ملک روانہ کرنا شروع کر دیں......

این جی اوز میں کام کرنے والی خواتین جو ہر روز کسی نہ کسی ٹی وی شو میں موجود ہوتی ہیں انہیں گھر سے نکال کر ٹی وی اسکرین تک جس طاقت نے پہنچایا ہے اور دین اور دینداروں کے خلاف استعمال کرنے کے لئے گز بھر کی زبان ان کے منہ میں دی ہے وہ سیکولرزم کے علاوہ کوئی اور نہیں......

پھانسی کی سزا کے منتظر ہزاروں قیدیوں میں سے کسی ایک مخصوص قیدی کو جلد از جلد تختہ دار تک پہنچانے کا کام بھی کسی مولوی نما دہشت گرد نے کیا ہے؟ نہیں بلکہ یہ محنت بھی پردہ کے پیچھے موجود سیکولر ذہن ہی نے انجام دی اور علماء بے چارے چھوٹے میاں اور بڑے میاں کے وعدوں پر بھروسہ کئے بیٹھے رہے......

انسانیت اور انسانی فلاح کا ڈھنڈورا پیٹنے والے سیکولر عناصر جو خدمات کو ایمانیات سے الگ رکھ کر تولنے کی باتیں کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کے ہاں خدمت صرف وہی مقبول ہے جو ایمان و احتساب کے ساتھ اور عمل صالح کے تابع ہو کر کی جائے ورنہ خدمت کی کوئی حقیقت نہیں فقط سراب ہے سراب......**اعمالھم کسراب بقیعة یحسبه الظمان ماء**...........دور تک نظر آنے والا پانی حقیقت میں سراب ......سیکولرزم ہمیں سراب کے پیچھے دوڑانا چاہتا ہے......جب کہ اسلام ہمیں آب خیر عطا فرمانا چاہتا ہے..........

مصور پاکستان علامہ محمد اقبال نے اپنی کتاب The Reconstrucion of Religious thought in Islam میں برملا لکھا ہے کہ......انسانیت کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مغرب ہے......اور یورپ کے دئے ہوئے تصور حیات سے جب تک انسان نجات نہیں پاتا انسانی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

مشہور مستشرق منگمری واٹ نے کچھ عرصہ پہلے یہ بات کھل کر کہی ہے کہ......جو لوگ اسلام کے اس روایتی تصور کو غالب کرنا چاہتے ہیں جو قرآن اور نبی پاک ﷺ نے پیش کیا ہے وہی لوگ بنیاد پرست ہیں۔اور جو لوگ اسلام کو مغرب کے معیار پر بدلنے اور ڈھالنے کے لئے تیار ہیں وہ لبرل ہیں اور وہی ہمارے اصل دوست ہیں......

اپنے قائدین کے آگے پیچھے ڈھول کی تھاپ پر رقص کرنے والے بھولے بادشاہو، سیاسی جلسوں جلوسوں اور دھرنوں کی شان بننے والے عشاقانِ رسول ذرا غور فرمائیں آپ کی قیادت مغرب

کے لئے قابل قبول ہے یا قابل نفرت ؟ منٹگمری واٹ کے قول کے مطابق مغرب کو آپ کے کن لیڈروں سے پیار ہے اور کن سے وہ برسرِ پیکار؟ خود پتہ چل جائے گا کہ مغرب کے دوست کون ہیں ؟بن داڑھئے ؟ کچی داڑھی والے یا سچی داڑھی والے؟ منٹگمری واٹ کے بیان کے بعد یہ معلوم کرنا بھی چنداں دشوار نہیں رہا کہ لبرل ازم اور سیکولرزم کے ایجنٹ پاکستان میں کون ہیں اور کیا نام رکھتے ہیں......

١٧ جولائی ٢٠١٦ کے جنگ میں ایک خبر نے معاملہ مزید طشت از بام کردیا ہے......اخبار کے مطابق............ امریکی ایوان نمائندگان کے سابق اسپیکر نیوٹ کنگرچ نے کہا ہے کہ جو مسلمان شریعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں امریکہ سے نکال دیا جائے۔نیوٹ کنگرچ کی جانب سے یہ بیان فرانس کے شہر نیس میں ہونے والے حملے کے بعد سامنے آیا ہے۔اس سے قبل امریکی صدارتی امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ بھی مسلمانوں کے امریکہ میں داخلے پر پابندی کا مطالبہ کرچکے ہیں۔نیوٹ کنگرچ کا مزید کہنا تھا کہ شریعت مغربی تہذیب سے مطابقت نہیں رکھتی، ایسے روشن خیال مسلمان جو شریعت کے قوانین پر یقین نہیں رکھتے انہیں ہم بخوشی قبول کریں گے۔(روزنامہ جنگ لاہور ١٧ جولائی ٢٠١٦)

اسی سے یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کی شریعت کے عدم نفاذ میں دلچسپی کے محرکات کیا ہیں؟ جبکہ عوام بھی ووٹ دیتے وقت نفاذِ شریعت کی شرط نہ لگاتے ہوں......

حضرات گرامی......اس سارے منظر نامے کے بعد بھی مزید کسی انتظار کی ضرورت ہے، اللہ کی ہدایت آپ کے پاس ہے اور بڑی واضح ہے کہ تکلیف پیٹ میں ہے تو پیٹ کا علاج مت کراتے پھرو پیٹ درد کا سبب تلاش کرو اور سبب کی جڑ کاٹ دو......سدِ ذرائع سے کام لو، مرض کی جڑ کٹ جائے گی تو مرض ختم ہوجائے گا......

سر چڑھتے ہوئے سیکولرازم کی تباہ کاریوں کو دیکھ لینے کے باوجود اب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم اللہ کی ہدایت کے مطابق اس کی جڑ کاٹنے کے لئے صف آرا ہوں......

الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ ِوَما نزلَ من الحق............اور **فَقُطِعَ دابر القوم الذین کذبوا**........... کا مفہوم اب بھی ہم پہ واضح نہیں؟ مکذبین کا گروہ جو لبرل ازم کے لبادے میں سیکولرزم کو فروغ اور اسلام کی تکذیب اور شعائر اسلام کی توہین پر

کمر بستہ ہے اس کی جڑ کاٹنے کا وقت اب بھی نہیں آیا، اگر آ گیا ہے تو پھر یہ قطع دبر و دابر کا کام کون کرے گا؟ فرشتے آئیں گے یہ کرنے اور ہمیں کر کے دینے کے لئے؟ یا ہمیں خود اٹھنا ہوگا؟ یقیناً ہمیں خود ہی اس ظلم کی جڑ کاٹنے کا فریضہ ادا کرنا ہوگا اگر ہم اٹھ کھڑے ہوئے تو اللہ کی نصرت بھی ضرور شامل حال ہوگی......تمام دینی جماعتوں، مذہبی رہنماؤں، علماء وطلبائے مدارس دینیہ اور دین دار طبقے سے تعلق رکھنے والے باشعور مسلمانانِ والا شان سے گزارش ہے کہ مزید کسی انتظار کے بغیر اُس ظالم کے ظلم کی جڑ کاٹنے کے لئے میدانِ عمل میں نکلیں، جو دشمنِ دین، دشمنِ خدا اور رسول دشمنِ اولیاً، خانقاہی نظام کا دشمن اور مدارس کی شان کا دشمن ہے.....کون؟ ......سیکولرزم..........خواہ وہ کسی بھی لبادے میں ہو۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش — من اندازِ قدت را می شناسم

تمام دینی رسائل وجرائد کے مدیران، اس مشترکہ دشمن کے خلاف اب اپنے ہر شمارے میں لکھیں، اس کے تعارف، اس کے مقاصد، اس کے اہداف، اس کے پھیلائے ہوئے مختلف جال اور اس کی ستم رانیوں کے بارے میں کھل کر لکھیں.....عام صحافی حضرات جو دین کا درد رکھتے ہیں اپنے کالمز میں اس مسئلے کو اجاگر کریں......تاکہ آپ سے وابستہ لوگ حقیقت سے آشنا ہوں اور پھر سیکولرزم کو جڑ سے اکھاڑنے کی تحریک میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں.....وقت آ گیا ہے کہ کھلے میدانوں میں سیکولرازم سے دو دو ہاتھ کر لئے جائیں ورنہ نوجوان نسل ہاتھوں سے گئی تو کچھ باقی نہ بچے گا.......................

غلطیوں کی اصلاح

قارئینِ کرام مجلّہ فقہ اسلامی کی مجلس ادارت کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس میں شائع ہونے والے مضامین کی پروف ریڈنگ احتیاط سے کی جائے۔مگر اس کے باوجود بعض مطبعی اغلاط رہ جاتی ہیں۔لہٰذا دوران مطالعہ جہاں غلطی محسوس فرمائیں اسے اپنے ہاتھ میں موجودہ نسخہ مجلّہ میں فوراً درست فرمالیں تاکہ اگر کوئی اور اس کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ گراں نہ گزرے۔ اور ماہ بماہ اگر ہمیں بھی تحریری طور پر اغلاط سے مطلع فرماتے رہیں تو ہم دیگر قارئین کو مطلع کر کے اصلاح کی کوشش کریں گے۔(مجلس ادارت)

☆اذا اصبحت فلا تنتظر المساء وعش فی حدود الیوم' واجمع همك لاصلاح یومك.☆